روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

ہفتہ 22 / اگست 2009ء..................1430 ہجری 22 ظہور 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 190

ابولہب کا انجام

ابولہب مخالفین اسلام کی صف اول میں تھا۔ وہ بدر کی جنگ میں شامل نہیں تھا مگر جب قریش کی شکست کی خبر مکہ میں پہنچی تو اسے شدید صدمہ ہوا۔ اور چند دن کے بعد ہی طاعون کی مکروہ بیماری میں مبتلا ہوا اور نہایت ذلت کی موت مرکر اپنے ان ساتھیوں سے جاملا جو بدر میں مارے گئے تھے۔

(سیرت ابن ھشام۔ باب بلوغ مصاب قریش الی مکة جلد اول صفحہ 647)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

عادت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ جب کسی صادق کی حد سے زیادہ تکذیب کی جائے یا اُس کو ستایا جائے تو دنیا میں طرح طرح کی بلائیں آتی ہیں۔ خداتعالیٰ کی تمام کتابیں یہی بیان فرماتی ہیں اور قرآن شریف بھی یہی فرماتا ہے جیسا کہ حضرت موسیٰ کی تکذیب کی وجہ سے مصر کے ملک پر طرح طرح کی آفات نازل ہوئیں۔ جوئیں برسیں مینڈکیں برسیں خون برسا اور عام قحط پڑا۔ حالانکہ مُلک مصر کے دور دور کے باشندوں کو حضرت موسیٰ کی خبر بھی نہ تھی اور نہ اُن کا اس میں کچھ گناہ تھا اور نہ صرف یہ بلکہ تمام مصریوں کے پلوٹھے بچے مارے گئے اور فرعون ایک مدت تک ان آفات سے محفوظ تھا اور جو محض بے خبر تھے وہ پہلے مارے گئے۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں جن لوگوں نے حضرت عیسیٰ کو صلیب سے قتل کرنا چاہا تھا اُن کا تو بال بیکا بھی نہ ہوا اور وہ آرام سے زندگی بسر کرتے رہے۔ لیکن چالیس برس بعد جب وہ صدی گذرنے پر تھی تو طیطوس رومی کے ہاتھ سے ہزاروں یہودی قتل کئے گئے اور طاعون بھی پڑی۔ اور قرآن شریف سے ثابت ہے کہ یہ عذاب محض حضرت عیسیٰ کی وجہ سے تھا۔

ایسا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں سات برس کا قحط پڑا اور اکثر اس قحط میں غریب ہی مارے گئے اور بڑے بڑے سردار فتنہ انگیز جو دُکھ دینے والے تھے مُدت تک عذاب سے بچے رہے۔ خلاصہ کلام یہ کہ سُنّت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ جب کوئی خدا کی طرف سے آتا ہے اور اُس کی تکذیب کی جاتی ہے تو طرح طرح کی آفتیں آسمان سے نازل ہوتی ہیں جن میں اکثر ایسے لوگ پکڑے جاتے ہیں جن کا اس تکذیب سے کچھ تعلق نہیں پھر رفتہ رفتہ ائمة الکفر پکڑے جاتے ہیں اور سب سے آخر بڑے شریروں کا وقت آتا ہے اسی کی طرف اللہ تعالیٰ اس آیت میں اشارہ فرماتا ہے انا ناتی الارض.......... یعنی ہم آہستہ آہستہ زمین کی طرف آتے جاتے ہیں۔ اِس میرے بیان میں اُن بعض نادانوں کے اعتراضات کا جواب آگیا ہے جو کہتے ہیں کہ تکفیر تو.......... نے کی تھی اور غریب آدمی طاعون سے مارے گئے۔ اور کانگڑہ اور بھاگسو کے پہاڑ کے صدہا آدمی زلزلہ سے ہلاک ہوگئے۔ اُن کا کیا قصور تھا۔ اُنہوں نے کونسی تکذیب کی تھی۔ سو یاد رہے کہ جب خدا کے کسی مُرسل کی تکذیب کی جاتی ہے خواہ وہ تکذیب کوئی خاص قوم کرے یا کسی خاص حصہ زمین میں ہو مگر خداتعالیٰ کی غیرت عام عذاب نازل کرتی ہے اور آسمان سے عام طور پر بلائیں نازل ہوتی ہیں اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اصل شریر پیچھے سے پکڑے جاتے ہیں جو اصل مبدء فساد ہوتے ہیں جیسا کہ اُن قہری نشانوں سے جو حضرت موسیٰ نے فرعون کے سامنے دکھلائے۔ فرعون کا کچھ نقصان نہ ہوا صرف غریب مارے گئے لیکن آخر کار خدا نے فرعون کو مع اُس کے لشکر کے غرق کیا۔ یہ سُنّت اللہ ہے جس سے کوئی واقف کار انکار نہیں کرسکتا۔

(حقیقة الوحی، روحانی خزائن جلد22ص 165)

قرض کی ادائیگی

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

”مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بعض لوگ ان امور کی پروانہیں کرتے اور ہماری جماعت میں بھی ایسے لوگ ہیں جو بہت کم توجہ کرتے ہیں، اپنے قرضوں کے ادا کرنے میں۔ یہ عدل کے خلاف ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو ایسے لوگوں کی نماز نہ پڑھتے تھے۔ پس تم میں سے ہر ایک اس بات کو خوب یاد رکھے کہ قرضوں کے ادا کرنے میں سستی نہیں کرنی چاہئے اور ہر قسم کی خیانت اور بے ایمانی سے دور بھاگنا چاہئے۔ کیونکہ یہ امر الٰہی کے خلاف ہے۔

(ملفوظات جلد 4 ص 607 جدید ایڈیشن)

بار بار قرآن پڑھو

سفارشات شوریٰ 2009ء میں یہ طے پایا ہے کہ احباب جماعت کا علمی معیار بلند کرنے کیلئے قرآن مجید ناظرہ پڑھنا۔ ترجمہ سے پڑھنا اور باقاعدہ تلاوت قرآن کریم کرنا بہت ضروری ہے۔

خلفائے کرام کے ارشادات کو اگر ملحوظ رکھا جائے تو وہ علمی معیار بڑھانے کے ضامن ہیں۔ مثلاً ہر بالغ احمدی قرآن کریم ناظرہ جانتا ہو۔ پھر ہر احمدی قرآن کریم کا ترجمہ جانتا ہو۔ اگر جماعت اس ٹارگٹ کے حصول کے لئے کوشش کرے تو یقیناً علمی معیار بلند ہوگا۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

”بار بار قرآن شریف کو پڑھو اور چاہئے کہ برے کاموں کی تفصیل لکھتے جاؤ۔ اور پھر خدا کے فضل اور تائید سے کوشش کرو۔ کہ ان بدیوں سے بچو“۔

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 656)

حضرت مولانا نور الدین خلیفة المسیح الاوّل فرماتے ہیں۔

”تلاوت تب مفید ہوسکتی ہے کہ علم ہو اور علم تب مفید ہوسکتا ہے جب عمل ہو“۔

(حقائق الفرقان جلد 1 صفحہ 98)

(مرسلہ: ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل سفارشات شوریٰ 2009ء)

مشعل راہ

احمدیت کی فتح بیوت الذکر کی آبادی سے وابستہ ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبہ جمعہ 3/اکتوبر 2003ء میں بیوت الذکر کے متعلق حضرت مسیح موعود کے ارشادات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

پھر آپ نے فرمایا: ''اس وقت ہماری جماعت کو (بیوت الذکر) کی بڑی ضرورت ہے۔ یہ خانہ خدا ہوتا ہے۔ جس گاؤں یا شہر میں ہماری جماعت کی (بیت الذکر) قائم ہو گئی تو سمجھو کہ جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی۔ اگر کوئی ایسا گاؤں ہو یا شہر، جہاں .... کم ہوں یا نہ ہوں اور وہاں .... کی ترقی کرنی ہو تو ایک (بیت الذکر) بنا دینی چاہئے، پھر خدا خود .... کو کھینچ لاوے گا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ قیام .... میں نیت بہ اخلاص ہو۔ محض للہ اسے کیا جاوے۔ نفسانی اغراض یا کسی شر کو ہرگز دخل نہ ہو، تب خدا برکت دے گا۔

یہ ضروری نہیں (بیت الذکر) مرصع اور پکی عمارت کی ہو۔ بلکہ صرف زمین روک لینی چاہئے اور وہاں .... کی حد بندی کر دینی چاہئے اور بانس وغیرہ کا کوئی چھپر وغیرہ ڈال دو کہ بارش وغیرہ سے آرام ہو۔ خدا تعالیٰ تکلفات کو پسند نہیں کرتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد چند کھجوروں کی شاخوں کی تھی اور اسی طرح چلی آئی۔ پھر حضرت عثمانؓ نے اس لئے کہ ان کو عمارت کا شوق تھا، اپنے زمانہ میں اسے پختہ بنوایا''۔ (تو یہ بھی وہم نہیں ہونا چاہئے کہ صرف کچی .... ہی، چھپر ہی ہوں۔ بلکہ پختہ ہی ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسا کہ میں نے پہلے حدیث سے ذکر کیا تھا حضرت عثمانؓ نے اس کی وضاحت بھی کی تھی)۔ فرمایا ''حضرت عثمانؓ نے اس لئے کہ ان کو عمارت کا شوق تھا، اپنے زمانہ میں اسے پختہ بنوایا۔ مجھے خیال آیا کرتا ہے کہ حضرت سلیمانؑ اور عثمانؓ کا قافیہ خوب ملتا ہے۔ شاید اسی مناسبت سے ان کو ان باتوں کا شوق تھا۔ غرضیکہ جماعت کی اپنی (۔) ہونی چاہئے جس میں اپنی جماعت کا امام ہو اور وعظ وغیرہ کرے اور جماعت کے لوگوں کو چاہئے کہ سب مل کر اسی (۔) میں نماز باجماعت ادا کیا کریں۔ جماعت اور اتفاق میں بڑی برکت ہے۔ پراگندگی سے پھوٹ پیدا ہوتی ہے اور یہ وقت ہے کہ اس وقت اتحاد اور اتفاق کو بہت ترقی دینی چاہئے اور ادنیٰ ادنیٰ باتوں کو نظرانداز کر دینا چاہئے جو کہ پھوٹ کا باعث ہوتی ہیں۔''

(ملفوظات جلد چہارم۔ صفحہ 93 جدید ایڈیشن)

پھر آپ فرماتے ہیں:

''(بیوت الذکر) کی اصل زینت عمارتوں کے ساتھ نہیں ہے بلکہ ان نمازیوں کے ساتھ ہے جو اخلاص کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔ ورنہ یہ سب (بیوت) ویران پڑی ہوئی ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد چھوٹی سی تھی۔ کھجور کی چھڑیوں سے اس کی چھت بنائی گئی تھی اور بارش کے وقت چھت میں سے پانی ٹپکتا تھا .... کی رونق نمازیوں کے ساتھ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں دنیا داروں نے ایک .... بنوائی تھی۔ وہ خدا تعالیٰ کے حکم سے گرا دی گئی۔ اس مسجد کا نام مسجد ضرار تھا یعنی ضرر رساں۔ اس .... کی زمین خاک کے ساتھ ملا دی گئی تھی۔ .... کے واسطے حکم ہے کہ تقویٰ کے واسطے بنائی جائیں۔''

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 491 جدید ایڈیشن)

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو توفیق دے کہ ہماری جو بھی (بیت) بنے اس کی خالص بنیاد تقویٰ اللہ پر ہو اور ہمیشہ ہمارا شمار اللہ تعالیٰ کے عبادت گزاروں میں سے ہو۔ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنے والے ہوں اور اپنی ساری مرادیں اور خواہشیں اس کے حضور پیش کرنے والے ہوں اور اس خدا کو سب قوتوں کا مالک اور سب طاقتوں کا سرچشمہ سمجھتے ہوں اور خالص اسی کے ہو جائیں۔ اور اسی کے حکم کے مطابق و موافق (بیوت) کو آباد کرنے والے بھی ہوں۔ یہ (بیوت) بھی اور دنیا میں جہاں بھی جماعت کی (بیوت) ہیں اللہ کرے کہ وہ گنجائش سے کم پڑنے لگ جائیں۔ اور نمازیوں سے چھلک رہی ہوں۔ یاد رکھیں کہ .... اور احمدیت کی فتح اب ان (بیوت) کو آباد کرنے سے ہی وابستہ ہے۔ پس اے احمدیو! اٹھو! اور (بیوت) کی طرف دوڑو اور ان کو آباد کرو تا کہ الٰہی وعدوں کے مطابق ہم جلد از جلد .... اور احمدیت کی فتح کے دن دیکھ سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور یہ دن دیکھنے نصیب کرے۔

(روزنامہ الفضل 10 فروری 2004ء)

رمضان کی برکات سے استفادہ کریں

مرسلہ: مکرم قائد صاحب تربیت مجلس انصاراللہ پاکستان

رمضان کا بابرکت مہینہ ایک بار پھر ہماری زندگیوں میں ہمیں نصیب ہو رہا ہے۔ یہ غیر معمولی برکات و فضائل کا حامل مہینہ ہے۔ اس سے بھرپور استفادہ ہماری زندگی کو بدل سکتا ہے۔ پس اس بابرکت مہینہ کی عبادات سے خود بھی مستفیض ہوں اور اپنے اہل و عیال کو بھی ان عبادات میں شامل کریں۔ اس مہینہ میں خاص طور پر نماز تہجد کی ادائیگی اور نماز باجماعت کا التزام کریں۔ مریض اور مسافر کے علاوہ سب روزہ رکھیں، تلاوت قرآن کریم کا خصوصی اہتمام ہو اور کم از کم ایک دور ختم کیا جائے۔ درس القرآن اور تراویح میں شمولیت اور نوافل کی ادائیگی کا خاص اہتمام فرمائیں۔ رمضان کی اہمیت و فضیلت کے بارہ میں چند ارشادات پیش ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

''اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر روزے اسی طرح فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

گنتی کے چند دن ہیں پس جو بھی تم میں سے مریض ہو یا سفر پر ہو اسے چاہئے کہ وہ اتنی مدت کے روزے دوسرے ایام میں پورے کرے اور جو لوگ اس کی طاقت رکھتے ہوں ان پر فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے۔ پس جو کوئی بھی نفلی نیکی کرے تو یہ اس کے بہت اچھا ہے اور تمہارا روزے رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔'' (البقرہ: 185,184)

☆ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسان کے سب کام اس کے اپنے لئے ہیں مگر روزہ میرے لئے ہے اور میں خود اس کی جزا بنوں گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے روزہ ڈھال ہے۔ پس تم میں سے جب کسی کا روزہ ہو تو نہ وہ بیہودہ باتیں کرے، نہ شور شرابہ اور اگر کوئی اسے گالی دے یا لڑے جھگڑے تو چاہئے کہ وہ کہے میں تو روزہ دار ہوں''۔ (بخاری کتاب الصوم)

آپؐ نے فرمایا: ''رمضان تمہارے پاس آیا ہے وہ برکت والا مہینہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزوں کو تم پر فرض کیا ہے۔ اس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور سرکش شیطان جکڑ دیئے جاتے ہیں''۔ (سنن نسائی)

☆ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدنظر رکھنا چاہئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تا کہ تبتل اور انقطاع حاصل ہو۔ پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلی اور سیری کا باعث ہے اور جو لوگ محض خدا کیلئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا انہیں مل جاوے۔''

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 102)

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ فرماتے ہیں:۔

''قرآن کریم بھی رمضان میں ہر ایک کو کم از کم ایک دور مکمل کرنا چاہئے''۔

(خطبات مسرور جلد اول صفحہ: 417)

''رمضان اور قرآن کو ایک خاص نسبت ہے جیسا کہ حدیث میں آتا ہے کہ جبریل ہر رمضان میں جتنا قرآن نازل ہو چکا ہوتا آنحضرت ﷺ کے ساتھ مل کر اسے دہراتے تھے۔ اس لئے بھی ان دنوں میں قرآن پڑھنے، سمجھنے اور درسوں میں شامل ہونے کی طرف توجہ دینی چاہئے تا کہ اس کا ادراک پیدا ہو، اس کو سمجھنے کی صلاحیت پیدا ہو، معرفت حاصل ہو''۔

(خطبات مسرور جلد اول صفحہ 441)

قبولیت دعا کے اس مہینہ میں دعاؤں کی طرف خصوصی توجہ دیں اور حضور انور ایدہ اللہ کے ارشاد کے مطابق اپنے تقویٰ کے معیار بلند کریں اور عبادات میں صف اول میں آنے کی سعی کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان کی برکات و فضائل سے استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

تقویٰ کے طریق

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:۔

''مومن کو چاہئے کہ جو کام کرے اس کے انجام کو پہلے سوچ لے کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ انسان غضب کے وقت قتل کر دینا چاہتا ہے۔ گالی نکالتا ہے۔ مگر وہ سوچے کہ اس کا انجام کیا ہوگا۔ اس اصل کو مدنظر رکھے تو تقویٰ کے طریق پر قدم مارنے کی توفیق ملے گی۔ نتائج کا خیال کیونکر پیدا ہو۔ اس لئے اس بات پر ایمان رکھے کہ ...... جو کام تم کرتے ہو، اللہ تعالیٰ کو اس کی خبر ہے۔ انسان اگر یہ یقین کرے کہ کوئی خبیر و علیم بادشاہ ہے جو ہر قسم کی بدکاری، دغا، فریب، سستی اور کاہلی کو دیکھتا ہے اور اس کا بدلہ دے گا تو وہ بچ سکتا ہے ایسا ایمان پیدا کرو بہت سے لوگ ہیں جو اپنے فرائض نوکری، حرفہ، مزدوری وغیرہ میں سستی کرتے ہیں ایسا کرنے سے رزق حلال نہیں رہتا۔ اللہ تعالیٰ سب کو تقویٰ کی توفیق دے۔

(الحکم 21 تا 28 مئی 1911ء صفحہ 26)

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/5 روپے

ہومیو ڈاکٹر مقبول احمد صدیقی صاحب

رمضان المبارک۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کا مہینہ

دین کے دو بڑے ستون ہیں ایک اپنے خالق حقیقی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا اور دوسرا اس کی مخلوق کی خدمت کرنا یعنی حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

انسان اصل میں اُنسان سے لیا گیا ہے یعنی جس میں دو حقیقی اُنس ہوں ایک اللہ تعالیٰ سے اور دوسرا بنی نوع کی ہمدردی سے جب یہ دونوں اُنس اس میں پیدا ہو جاویں اس وقت انسان کہلاتا ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 416)

یہ محض ہمارے پیارے رحمٰن خدا کا فضل اور احسان ہے کہ اس نے ہمیں ایک ایسے مہینے سے نوازا ہے جس میں ان دونوں اُنس یعنی اللہ تعالیٰ سے محبت اور اس کی مخلوق سے محبت دونوں کا ہر سال اعادہ کیا جاتا ہے چنانچہ رمضان المبارک ہی وہ مقدس مہینہ ہے جس میں کثرت سے عبادات کی جاتی ہیں حدیث شریف میں آیا ہے۔ ہر چیز کا ایک دروازہ ہوتا ہے اور عبادت کا دروازہ روزے ہیں۔ (جامع الصغیر)

پھر اللہ تعالیٰ بھی ان مبارک ایام میں عبادات کو خاص طور پر اور بڑھا کر شرف قبولیت بخشتا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اس مہینہ میں خداتعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے کوئی نفلی عبادت بجالاتا ہے تو اسے فرض کی ادائیگی کا ثواب ملتا ہے اور جو فرض ادا کرتا ہے اسے ستر فرض کے برابر ثواب ملتا ہے۔

پھر رمضان المبارک ہی وہ مقدس مہینہ ہے کہ جس میں انسان اپنے خالق کا قرب حاصل کرنے کے لئے اس کی مخلوق سے بھی قریب تر ہو جاتا ہے یہ مہینہ اپنے غریب بھائیوں، رشتہ داروں اور مستحقین سے ہمدردی غم خواری کا مہینہ ہے۔ انسان کا تعلق اپنے ہی اردگرد کے انسانوں سے بڑھتا ہے انہیں افطاریوں پر بلایا جاتا ہے اجتماعی عبادات پر ملاقاتیں ہوتی ہیں اور اس طرح محبتیں بڑھتی ہیں اور دوریاں اور کدورتیں جل کر راکھ ہو جاتی ہیں۔ آیئے اب ہم جائزہ لیتے ہیں کہ وہ کونسے حقوق اللہ اور حقوق العباد ہیں کہ جو خاص طور پر رمضان المبارک میں ادا کئے جاتے ہیں اور جن کی ادائیگی رمضان المبارک میں بہت ہی آسان ہو جاتی ہے۔

روزہ اطاعت الٰہی کا سبق

رمضان المبارک کے روزے ہمیں اطاعت الٰہی کا سبق دیتے ہیں اطاعت الٰہی یہی ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کے منع کئے ہوئے تمام ناجائز کاموں اور باتوں سے پرہیز کرے۔ تاہم روزہ ہمیں سبق دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اگر کبھی کسی وقت کسی جائز کام مثلاً کھانے پینے یا ازدواجی تعلقات سے وقتی طور پر رکنے کا حکم بھی دے تو بہرحال اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنی ہے۔ کیونکہ اصل نیکی محض نیکی کا کام کرنے میں نہیں ہے بلکہ اصل نیکی اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے میں ہے۔

اسی طرح رمضان المبارک کے روزے اگرچہ فرض ہوتے ہیں تاہم اللہ تعالیٰ اگر بعض لوگوں یعنی مریض اور مسافر کو روزہ رکھنے سے منع کر دے تو بہرحال اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنا ہوگی اور روزہ چھوڑنے میں ہی ثواب، نیکی اور اللہ کی اطاعت ہوگی حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

جو شخص مریض اور مسافر ہونے کی حالت میں ماہ صیام میں روزہ رکھتا ہے وہ خداتعالیٰ کے صریح حکم کی نافرمانی کرتا ہے خداتعالیٰ نے صاف فرما دیا ہے کہ بیمار اور مسافر روزہ نہ رکھے۔ مرض سے صحت پانے اور سفر کے ختم ہونے کے بعد روزہ رکھے خدا کے اس حکم پر عمل کرنا چاہئے کیونکہ نجات فضل سے ہے نہ کہ اعمال کا زور دکھا کر کوئی نجات حاصل کرسکتا ہے خداتعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ مرض تھوڑی ہو یا بہت اور سفر چھوٹا ہو لمبا بلکہ حکم عام ہے اور اس پر عمل کرنا چاہئے۔ مریض اور مسافر اگر روزہ رکھیں گے تو ان پر حکم عدولی کا فتویٰ لازم آئے گا۔ (بدر 17/اکتوبر 1907ء)

اعلیٰ عبادت نماز

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی عبادت کرنے کے لئے ہی پیدا کیا ہے۔ عبادت کئی قسم کی ہوتی ہے۔ تاہم سب سے اعلیٰ اور افضل وہ عبادت ہے جو روزانہ ہی دن میں پانچ بار فرض کی گئی ہے، رمضان المبارک میں یہ عبادت یعنی نماز عام دنوں کی نسبت کئی گنا زیادہ ادا کی جاتی ہے، رمضان میں ایک ایسی روحانی رو چل پڑتی ہے کہ ہر کسی کے قدم بیت الذکر کی طرف اٹھنے لگتے ہیں بیت الذکر میں تمام نمازوں پر کثرت سے لوگ حاضر ہوتے ہیں۔

تہجد نفل نمازوں میں سب سے افضل نماز ہے۔ عام دنوں میں عموماً انسان تہجد کے وقت سویا رہتا ہے لیکن رمضان المبارک میں سحری کی وجہ سے روزہ دار کو جلد جاگنا پڑتا ہے اور اس عبادت کی ادائیگی بھی انسان آسانی سے کر کے قرب الٰہی حاصل کرسکتا ہے۔

تراویح محض اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے ہمیں اپنے شیریں اور مقدس کلام کے سننے کے لئے ایک ایسی نماز بھی عطا کی ہے جس میں ہر پڑھا لکھا یا ان پڑھ ہر کوئی کلام الٰہی کو سننے کی برکت حاصل کر لیتا ہے۔

نماز تراویح کی ادائیگی عشاء کی نماز کے فوراً بعد ہی شروع ہو جاتی ہے لہٰذا کسی خاص وقت پر ہمیں دوبارہ بیت الذکر نہیں جانا پڑتا اس طرح عشاء کی نماز پر آیا ہوا ہر فرد اس میں آسانی سے شرکت کر سکتا ہے۔

رمضان المبارک کے آخری عشرے میں عبادت کی غرض سے مسنون طریقے سے ایک جگہ بیٹھے رہنے کو اعتکاف کہتے ہیں ان دس ایام میں معتکف دنیا سے کٹ کر آستانہ الوہیت پر ہی جھکا رہتا ہے اور عبادات، ذکر الٰہی اور تلاوت قرآن کریم و دیگر دینی کتب کا مطالعہ کرتا رہتا ہے۔ بیت الذکر میں رہتے ہوئے پنجوقتہ نمازوں کی ادائیگی، درس القرآن میں شمولیت نیز تہجد اور تراویح میں شمولیت، الغرض اعتکاف کے اندر رہ کر انسان کئی قسم کی عبادات کرسکتا ہے اور اگر معتکفین زیادہ ہوں تو اجتماعی طور پر اور بھی زیادہ ان عبادات میں رجحان بڑھ جاتا ہے اور دوسروں سے علم سیکھنے کا موقع ملتا ہے۔ نیکی کمانے کی خاص دن رمضان المبارک میں ہی میسر آتے ہیں۔

تلاوت قرآن کریم

رمضان المبارک کا قرآن کریم سے گہرا تعلق ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک ہدایت کے طور پر اتارا گیا ہے۔

(البقرہ:186)

انزل فیه القرآن اس آیت میں لفظ فیه کے ایک معنی تو یہ ہیں کہ رمضان کے مہینے میں قرآن کریم نازل ہونا شروع ہوا دوسرے معنی یہ ہیں کہ رمضان المبارک ہی وہ مقدس مہینہ ہے جس کے بارے میں قرآن کریم نازل ہوا یعنی جس طرح کی پاک حالت رمضان میں انسان کی ہوتی ہے وہی حالت بنانے کے لئے قرآن آیا ہے۔

یاد رہے کہ قرآن کریم کے نزول کا آغاز تو رمضان کے مہینے سے ہوا تاہم دیگر مہینوں میں بھی اس کا نزول جاری رہا۔ تاہم رمضان کی خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس ماہ تک جس حد تک قرآن کا نزول ہو چکا ہوتا تھا۔ اس حد تک جبرائیل علیہ السلام اس کا دور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر کرتے تھے۔ گویا دوسرے الفاظ میں دوبارہ تمام قرآن رمضان المبارک میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا جاتا تھا اور اس طرح ہر رمضان میں کم از کم ایک بار آپ قرآن کریم کا ایک دور ضرور مکمل کیا کرتے تھے۔

درج بالا سطور سے یہ واضح ہوتا ہے کہ رمضان کا قرآن کریم سے کس قدر گہرا تعلق ہے رمضان المبارک گویا قرآن کریم کی سالگرہ کا مہینہ ہے پس اس مقدس کلام کی سالگرہ ہمیں پُر جوش طریقے سے منانی چاہئے اور قرآن عظیم کی سالگرہ یہی ہے کہ اسے بار بار پڑھا جائے اور اس پر عمل کیا جائے چنانچہ اس مقدس مہینے میں یہ کلام الٰہی یعنی قرآن عظیم سب سے زیادہ پڑھا جاتا ہے نیز تراویح کے ذریعے سب سے زیادہ سنا بھی جاتا ہے اور درس القرآن کے ذریعے سب سے زیادہ سمجھا بھی اسی مہینے جاتا ہے۔

روزہ ہمدردی خلق کا سبق دیتا ہے

رمضان انسانوں سے ہمدردی و غم خواری کا مہینہ ہے خود رحمۃ للعلمین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں یہ ہمدردی و غم خواری کا مہینہ ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح)

روزہ رکھ کر ایک مومن کو بھوک اور پیاس کی شدت کا احساس ہوتا ہے پس یہ رحمٰن خدا کا اپنی کمزور اور غریب مخلوق کے لئے کس قدر فضل ہے کہ ان کی بھوک اور پیاس کی شدت کا احساس اس سے زیادہ وسعت رکھنے والی مخلوق کو دلاتا ہے اور اس طرح یہ مہینہ انسانیت کو بیدار کرنے آتا ہے۔

غرباء کی تکالیف کو دور کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کا حکم دیا ہے۔ یہ غریبوں کا حق ہوتا ہے جو سرمایہ دار امراء سے لیا جاتا ہے۔ زکوٰۃ صاحب نصاب افراد پر سال میں ایک بار فرض ہوتی ہے زکوٰۃ کا حساب تک اور اس کی ادائیگی بھی حکومتیں اور لوگ عموماً رمضان میں ہی کرتے ہیں۔ یہ اس لئے بھی اچھا ہوتا ہے کہ اس ماہ چونکہ ہر نیکی کا اجر دس گنا تک ملتا ہے لہٰذا اس طرح اس کی ادائیگی بھی ہو جاتی ہے اور اس کا اجر بھی دس گنا مل جاتا ہے اور یہ سودا مومن کے لئے سراسر منافع ہی منافع ہے۔

حقوق العباد میں صدقات بھی آتے ہیں زکوٰۃ تو صرف صاحب نصاب افراد پر اور وہ بھی سال میں صرف ایک بار فرض ہوتی ہے مگر صدقات کے ذریعے سے ہر شخص دوسرے شخص پر خرچ کرسکتا ہے اور اس طرح ہر کوئی اپنے سے کم مالی حیثیت رکھنے والے غرباء یا مساکین یا رشتہ داروں پر خرچ کر کے ثواب حاصل کر سکتا ہے۔ رمضان میں لوگ کثرت سے صدقات کی طرف راغب ہوتے ہیں۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے افضل اور بہترین صدقہ وہ ہے جو رمضان میں خیرات کیا جائے۔ (ترمذی)

نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے کہ:۔ ع

جس کا ہر قول ہر فعل ہے دلنشیں

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول بھی بڑا حسین ہے اور اس پر آپ کا عمل یہ تھا کہ

حضرت عبداللہ بن عباسؓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رمضان المبارک میں سخاوت کا ذکر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان دنوں تیز آندھیوں سے بھی زیادہ سخاوت فرمایا کرتے تھے (بخاری)

پھر ان صدقات کے علاوہ بھی اس نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے کمزور طبقے کو عید کی خوشیوں میں شامل کرنے کے لئے ایک چندہ صدقۃ الفطر یا فطرانہ جاری کیا یہ فطرانہ نماز عید سے پہلے پہلے ہر مومن چھوٹے بڑے پر واجب ہے حتیٰ کہ جو بچہ عید کے روز عید کی نماز سے پہلے پیدا ہوا اس کی طرف سے بھی ادا کیا

جاتا ہے۔ یہ صدقۃ الفطر یا فطرانہ بھی جلد از جلد ادا کرنا چاہئے تا کہ مستحقین کو رقم بروقت پہنچ جائے۔ پھر اس ماہ دیگر چندے بھی کثرت سے دیئے جاتے ہیں۔ احمدی احباب اسی مہینے میں تحریک جدید اور وقف جدید چندوں کی ادائیگی زیادہ سے زیادہ کرتے ہیں اکثر اپنے سالانہ وعدوں کی ادائیگی اسی ماہ کردیتے ہیں تا کہ ان کے نام حضرت صاحب کی خدمت میں پیش ہونے والی دعائیہ فہرست میں شامل ہوسکیں۔

رمضان مختلف طریقوں سے مستحقین اور مساکین کو نوازنے آتا ہے فدیہ بھی ان میں ایک طریق ہے۔ رمضان میں وہ احباب (مثلاً مسافر، بیمار وغیرہ) جو روزہ نہ رکھ سکیں ان کو اللہ تعالیٰ نے اجازت دی ہے کہ وہ رمضان کے بعد کسی وقت چھوڑے ہوئے روزوں کی قضا کرلیں تاہم ایسے افراد اور ان افراد کو بھی جو بیماری کی وجہ سے بعد میں بھی روزہ نہیں رکھ سکتے وہ اس کی تلافی فدیہ سے کر سکتے ہیں اور ثواب پا سکتے ہیں یہ فدیہ ایک روزہ کے عوض ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے۔

رمضان انسان میں ہمدردی خلق کی عادت مستقلاً پیدا کرنا چاہتا ہے یہی وجہ ہے اول یہ مہینہ پورے ایک ماہ جاری رہتا ہے۔ دوم یہ مہینہ ہر 11 ماہ بعد آتا ہے۔ اس طرح ہمدردی خلق کا سبق انسان کو بار بار ملتا رہتا ہے۔ پھر رمضان ہی ہے جو یہ سبق بقیہ 11 مہینوں میں ایک اور طرز سے انسانوں کو یاد دلاتا ہے اور وہ اس طرح کہ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو جس نے رمضان کا روزہ توڑ دیا تھا حکم دیا کہ ایک غلام آزاد کرے یا دو ماہ متواتر روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

(مسلم کتاب الصوم)

تمہیں کیوں شرم آتی ہے

مرزا اسمٰعیل بیگ صاحب جن کو بچپن سے حضرت مسیح موعود کا خادم ہونے کی عزت حاصل ہے بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت مسیح موعود والد صاحب کے ارشاد کی تعمیل میں بعثت سے پہلے مقدمات کی پیروی کے لئے جایا کرتے تھے۔ تو سواری کے لئے گھوڑا بھی ساتھ ہوتا تھا اور پھر میں بھی عموماً ہمرکاب ہوتا تھا۔ لیکن جب آپ چلنے لگتے تو آپ پیدل ہی چلتے۔ مجھے گھوڑے پر سوار کرا دیتے میں بار بار انکار کرتا اور عرض کرتا کہ مجھے شرم آتی ہے آپ فرماتے کہ کیوں؟

تمہیں گھوڑے پر سوار ہونے سے شرم آتی ہے ہم کو پیدل چلنے میں شرم نہیں آتی۔

مرزا اسماعیل بیگ کہتے ہیں کہ جب قادیان سے چلتے تو ہمیشہ پہلے مجھے گھوڑے پر سوار کراتے جب نصف سے کم یا زیادہ راستہ طے ہو جاتا تو میں اتر پڑتا اور آپ سوار ہو جاتے اور اسی طرح جب عدالت سے واپس ہونے لگتے تو پہلے مجھے سوار کراتے اور بعد میں آپ سوار ہوتے۔

مکرم منصور احمد خان صاحب

راہ مولیٰ میں جان قربان کرنے والے پہلے احمدی بزرگ اور رفیق حضرت مسیح موعود

حضرت مولوی عبدالرحمٰن خان صاحب آف کابل

جماعت احمدیہ میں خداتعالیٰ کے حضور جس نوجوان، صالح اور بابرکت وجود نے اپنی جان کا نذرانہ سب سے پہلے پیش کیا ان کا نام مولوی عبدالرحمٰن تھا۔

حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب ابن مکرم ظفرالدین صاحب پشاور کے رہنے والے تھے۔ ''انجام آتھم'' میں حضرت مسیح موعود نے جو 313 رفقاء کی فہرست شائع فرمائی تھی اس میں آپ کا نام 111 نمبر پر یوں درج ہے:۔

111۔ شیخ محمد عبدالرحمٰن صاحب عرف شعبان کابلی

آپ حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کے خاص شاگرد تھے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کو جب یہ معلوم ہوا کہ مسیح موعود کا ظہور ہو چکا ہے تو بغرض معلومات آپ، حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب، جناب مولوی عبدالجلیل صاحب اور جناب ملا عبدالستار صاحب عرف ملا بزرگ صاحب کو قادیان بھجوا کرتے تھے۔

حضرت مسیح موعود اپنی کتاب ''تذکرۃ الشہادتین'' میں فرماتے ہیں کہ:۔

''مولوی صاحبزادہ عبداللطیف صاحب مرحوم کی شہادت سے تخمیناً دو برس پہلے ان کے ایماء اور ہدایت سے میاں عبدالرحمٰن شاگرد رشید ان کے قادیان میں دو یا تین دفعہ آئے اور ہر ایک مرتبہ کئی مہینہ تک رہے اور متواتر صحبت اور تعلیم اور دلائل کے سننے سے ان کا ایمان شہداء کا رنگ پکڑ گیا اور آخری دفعہ جب کابل واپس گئے تو وہ میری تعلیم سے پورا حصہ لے چکے تھے۔''

(''تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 48)

حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب جب آخری دفعہ دسمبر 1900ء میں قادیان سے واپس کابل پہنچے تو آپ نے وہاں پر دعوت الی اللہ کا پیغام لوگوں کو دینا شروع کردیا۔

یہ اطلاع امیر کے دربار تک پہنچ گئی کہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب نے ایک شخص مرزا غلام احمد قادیانی کو مسیح موعود مان لیا ہے اور اس کی دعوت یہاں کر رہے ہیں۔ اس بات پر امیر عبدالرحمٰن خان نے آپ کو قید کر دیا۔ امیر عبدالرحمٰن نے جب یہ دیکھا کہ آپ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تعلیمات چھوڑنے پر کسی طرح بھی تیار نہیں ہیں تو امیر نے آپ کے قتل کا فتویٰ جاری کردیا۔

مولوی عبدالرحمٰن صاحب کی شہادت کے متعلق حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:۔

''اس مظلوم کی گردن میں کپڑا ڈال کر اور دم بند کر کے شہید کیا گیا''۔

(''تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 48)

حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب سلسلہ عالیہ احمدیہ کے وہ بابرکت وجود تھے جنہوں نے اپنی جان کا نذرانہ سب سے پہلے خداتعالیٰ کے حضور پیش کیا۔

حضرت مسیح موعود کی ایک پیشگوئی میں دو معصوم لوگوں کی شہادت کا ذکر ہے۔ یعنی پیشگوئی ''شاتان تذبحان''۔ حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب کی شہادت کے ساتھ ہی دو معصوموں میں سے ایک کی شہادت واقع ہوگئی۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:۔

''کہتے ہیں کہ اس کی (یعنی مولوی عبدالرحمٰن صاحب۔ ناقل) کی شہادت کے وقت بعض آسمانی نشان ظاہر ہوئے۔''

(''تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 48)

10 ستمبر 1901ء کو امیر عبدالرحمٰن خان پر فالج گرا۔ افغانستان کے ماہر حکیموں نے علاج کیا۔ مگر ذرا بھی فائدہ نہ ہوا اور بالآخر عبرت کا نشان بن کر 3/ اکتوبر 1901ء کو فوت ہوگیا۔

اس پیشگوئی میں مذکور دوسرے بابرکت وجود حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب تھے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود نے فرمایا:۔

''پیشگوئی میں جو دو بکریوں کے ذبح کئے جانے کا ذکر ہے یہ اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے جو سرزمین کابل میں ظہور میں آیا۔ یعنی ہماری جماعت میں سے ایک شخص عبدالرحمٰن نام جو جوان صالح تھا اور دوسرے مولوی عبداللطیف صاحب جو نہایت بزرگوار آدمی تھے امیر کابل کے حکم سے سنگسار کئے گئے۔ محض اس الزام سے کہ کیوں وہ ہماری جماعت میں داخل ہوگئے۔''

(''براہین احمدیہ'' حصہ پنجم''۔ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 85)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

کیا اس وقت کوئی منصوبہ ہوسکتا تھا کہ 23 یا 24 سال بعد عبدالرحمٰن اور عبداللطیف افغانستان سے آئیں گے اور پھر وہ وہاں جا کر شہید ہوں گے (۔) یہ خداتعالیٰ کا کلام ہے۔ جو عظیم الشان پیشگوئی پر مشتمل ہے اور اپنے وقت پر آ کر یہ نشان پورا ہوگیا۔

اس سے پہلے عبدالرحمٰن جو مولوی عبداللطیف شہید کا شاگرد تھا، سابق امیر نے قتل کرایا محض اس وجہ سے کہ وہ اس سلسلہ میں داخل ہے (۔) اور اب اس امیر نے مولوی عبداللطیف کو شہید کرا دیا۔ یہ عظیم الشان نشان جماعت کے لئے ہے۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 512)

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں آؤ ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں اور اس کے نام کو بلند کریں کہ اس نے ہمیں اس عید کی توفیق دی۔ جو سب سے بڑی عید ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کے فرشتے آسمان سے اترتے اور بادشاہوں کو تختوں سے اتار کر ہمیں ان کی جگہ بٹھا دیتے۔ تو ان گالیوں کے مقابلہ میں ہمارے لئے وہ چیز بالکل حقیر ہوتی۔ جن شہداء نے افغانستان میں جانیں دیں۔ ان کی عزت چین۔ جاپان اور افغانستان وغیرہ کے بادشاہوں سے بہت زیادہ ہے اور دنیا کی ہزاروں سال کی بادشاہتیں ان کے مقابلہ میں ہیچ ہیں۔ آئندہ احمدی بادشاہ دنیا کو فتح کریں گے۔ ان کی حیثیت ان شہداء کے مقابلہ میں وہی ہوگی جو پہلوان کے مقابلہ میں بچہ کی ہوتی ہے۔ یہ قربانیاں کرنے والے خداتعالیٰ کے دائیں ہاتھ پر تخت پر بیٹھے ہوں گے اور بادشاہتیں کرنے والے مؤدب سامنے کھڑے ہوں گے''۔

(''خطبات محمود'' جلد 2 ص 182-183 خطبہ عیدالاضحٰی فرمودہ 16 مارچ 1935ء)

یہ پانچ شہدائے کابل کی طرف اشارہ ہے جو یہ ہیں:۔

حضرت مولوی عبدالرحمٰن خان صاحب جو 1901ء میں شہید ہوئے۔

(تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد 20 ص 7)

حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب جو 14 جولائی 1903ء کو شہید کئے گئے۔

(تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد 20 ص 59)

مولوی نعمت اللہ خان صاحب تاریخ شہادت 31/ اگست 1924ء

(''الفضل'' قادیان 11 ستمبر 1924ء)

مولوی عبدالحلیم صاحب اور قاری نور علی صاحب تھے۔ جن کو 11/ رجب 1343ھ مطابق 3 مارچ 1925ء کو شہید کیا گیا۔

(الفضل قادیان 21 فروری، 3 مارچ 1925ء)

مکرم حنیف احمد محمود صاحب

افواہ سازی اور اس کے خطرناک اثرات

افواہ کے لغوی معنی بازاری خبر، بے اصل بات، اُڑتی خبر، مشتبہ خبر کے ہیں اور افواہ اڑانا بے اصل بات مشہور کرنے اور جھوٹی خبر مشہور کرنے کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ افواہ اڑانا، جھوٹ ہی کی اقسام میں سے ایک قسم ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسے قرآن کریم میں شیطانی فعل قرار دیا ہے۔

قرآن کریم کی 49ویں سورۃ الحجرات میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی اجتماعی زندگی کے لئے ایک ضابطہ اخلاق بیان فرمایا ہے اور ان تمام برائیوں کا تفصیل سے ذکر کر کے ان سے اجتناب کی تاکید فرمائی ہے جو مومنوں کی اجتماعی اور شہری زندگی میں فتنہ وفساد پیدا کرتی ہیں۔ مومنوں کے باہمی تعلقات میں خلل پیدا کرتی ہیں رنجشیں پیدا کرتی اور ایک مومن کو دوسرے مومن سے دور کرنے کا باعث بنتی ہیں۔ ان میں سے ایک برائی کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اسی سورۃ کی آیت 7 میں یوں فرمایا ہے ''اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تمہارے پاس اگر کوئی بدکردار کوئی خبر لائے تو اس کی چھان بین کر لیا کرو، ایسا نہ ہو کہ تم جہالت سے کسی قوم کو نقصان پہنچا بیٹھو پھر تمہیں اپنے کئے پر پشیمان ہونا پڑے۔'' (ترجمہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع)

اس کے فٹ نوٹ میں حضور تحریر فرماتے ہیں۔

''مدینہ میں بہت سے افواہیں پھیلانے والے ایسی افواہیں پھیلاتے تھے کہ ان کو سچ مان کر محض شک کی بنا پر بعض لوگوں کے دلوں میں بعض دوسروں سے قتال کرنے کا خیال پیدا ہوتا تھا۔ چنانچہ ان کو جلد بازی سے سختی سے منع فرمایا گیا ہے۔ کیونکہ عین ممکن ہے کہ اس قسم کی افواہوں کے نتیجہ میں بعض بے قصور لوگوں پر بھی زیادتی ہو جائے اور اس کے نتیجہ میں مومنوں کو شرمندگی اٹھانی پڑے''۔

(قرآن کریم اردو ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابع صفحہ 932)

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں جہاں مومنوں کو یہ واضح حکم دیا کہ اگر کوئی خبر یا اطلاع ناقابل اعتماد ذرائع سے آئے تو بغیر تحقیق اور تصدیق کے اسے من وعن تسلیم نہ کر لیا کرو۔ بلکہ اس کی صداقت کو مختلف ذرائع سے پرکھ لیا کرو۔ وہاں ایسی خبر لانے والے کو فاسق کے لفظ سے یاد کیا گیا ہے۔ خواہ وہ ایمان لا چکا ہو اور اس لفظ سے نفرت کا اظہار اللہ تعالیٰ نے سورۃ الحجرات میں آگے چل کر بئس الاسم......(آیت 12:) کہ ایمان کے بعد فسوق کا داغ لگ جانا بہت بری بات ہے کہ الفاظ میں کیا ہے۔ کیونکہ اگر سورۃ الحجرات کا بغور مطالعہ کیا جائے تو بار بار بھائی چارے کا سبق ملتا ہے اور مومنوں کے مابین بھائی چارے کے رشتہ کو تار تار کرنے کے لئے جو شخص بھی فسق سے کام لے گا وہ ظلم کر رہا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ نے اسی سورۃ میں مومنوں کو ''اخوۃ'' قرار دے کر آپس میں صلح جوئی کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔

درج بالا تعلیم کو سورۃ الحجرات کی آیت نمبر 7 کو اس کے نزول کے پس منظر اور وجہ تسمیہ کے تناظر میں بھی دیکھنا ضروری ہے۔ مفسرین نے اس آیت کے شان نزول میں لکھا ہے کہ قبیلہ بنو مصطلق کے سردار حارث بن ضرار ایمان لے آئے اور آنحضور ﷺ سے اجازت لے کر اپنے قبیلہ کو اسلام کی دعوت دینے اور زکوٰۃ کی وصولی کیلئے واپس چلے گئے۔

کسی فاسق نے خبر پھیلا دی کہ مدینہ کے خلاف اس قبیلہ نے علم بغاوت بلند کر دیا ہے۔ تب آنحضور ﷺ نے ولید بن عقبہ کو بھیجا مگر وہ کسی وجہ سے کارروائی نہ کر پائے اور آکر اس خبر کی تصدیق کر دی۔ اس پر آنحضور ﷺ نے ایک لشکر ترتیب دے کر حضرت خالدؓ کی سرکردگی میں بھجوایا اور نصیحت فرمائی کہ پہلے حقیقت حال معلوم کر لینا پھر کوئی کارروائی کرنا۔ جلد بازی سے کام نہ لیں۔ ابھی یہ دستہ راستہ میں ہی تھا کہ حضرت حارث خود زکوٰۃ لے کر آنحضور ﷺ کے طرف آ رہے تھے۔ آپ نے مدینہ پہنچ کر ساری حقیقت حال سے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو آگاہ فرمایا اور مدینہ اور بنو مصطلق کے مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے کی سازش کا علم ہوا اور مسلمان آپس میں لڑائی جھگڑے سے بچ گئے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(تفسیر حقانی جلد 3 صفحہ 205-206 مطبع بیت العلم اردو بازار لاہور)

یہ وہی بنو مصطلق کا قبیلہ ہے جس کے ساتھ ایک غزوہ میں منافقین کے سردار عبداللہ بن ابی بن سلول نے مکہ اور مدینہ کے مسلمانوں کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کے لئے علاقائی تعصب کو ابھارنے کی ناکام کوشش کی تھی۔

یہاں یہ نکتہ بھی نوٹ کرنے کے قابل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں ''انباء'' کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں جس کا اطلاق بہت اہم خبر پر ہوتا ہے جو اجتماعیت پر حملہ آور ہو اور اس کے دوررس نتائج نکل سکتے ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے بے پر کی اڑانے، غلط افواہیں پھیلانے کا ذکر قرآن کریم میں اور مقامات پر بھی کیا ہے۔

سورۃ نساء آیت 84 میں اللہ تعالیٰ نے بے بنیاد خبروں اور افواہوں کو پھیلانے کی بجائے ارباب حل وعقد کو آگاہ کرنے کی نصیحت فرمائی ہے کیونکہ افواہیں خاندانوں، قبیلوں اور اقوام کی تباہی کا باعث بنتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اور جب بھی ان کے پاس امن یا خوف کی کوئی بات پہنچتی ہے تو وہ اسے مشہور کر دیتے ہیں اور اگر وہ اسے پھیلانے کی بجائے رسول کی طرف اور اپنے حکام کی طرف لے جاتے تو ان میں سے جو لوگ اس (یعنی مقررہ بات کی اصلیت) کو معلوم کر لیا کرتے ہیں اس کی حقیقت کو پا لیتے اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو سوائے چند ایک کے باقی لوگ شیطان کے پیچھے چل پڑتے۔

چونکہ معاشرہ میں بے چینی یا فتنہ وفساد پھیلانے کے لئے منافقین ہمیشہ سے افواہوں کا سہارا لیتے رہے ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے بار بار منافقین کے ذکر میں افواہیں پھیلانے اور مسلمانوں کے خلاف جھوٹی من گھڑت باتیں پھیلانے کا ذکر کیا ہے۔ آنحضور ﷺ کی قوت قدسیہ سے اہالیان مدینہ کی ایسی تربیت ہو چکی تھی کہ وہ مضبوط ایمان کے حامل تھے اس لئے منافقین کی مضر اثرات حرکات کی ایک نہ چلی۔ ایک موقعہ پر اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو ان کے خلاف نبرد آزما ہونے کا یوں حکم دیا۔

اگر منافق مرد اور وہ لوگ جن کے دلوں میں مرض ہے اور وہ لوگ جو مدینہ میں جھوٹی افواہیں پھیلاتے پھرتے ہیں باز نہ آئیں گے تو ہم تجھے ان لوگوں کے خلاف (ایک دن) کھڑا کر دیں گے پھر وہ تیرے ساتھ اس شہر میں بہت ہی تھوڑی مدت میں ہمسائیگی میں بسر کریں گے۔ (سورۃ الاحزاب آیت:61)

منافقین کے مقابل پر اللہ تعالیٰ مومنوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

''(اے مومن) جس بات کا تجھے علم نہ ہو اس کی اتباع نہ کیا کر (کیونکہ) کان اور آنکھ اور دل ان سب کے متعلق (تجھ سے) پوچھا جائے گا۔''

(سورۃ بنی اسرائیل آیت:37)

آئیں اب دیکھتے ہیں کہ ان آیات کی روشنی میں آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے کیا تعلیم دی ہے اور آپؐ کا اسوہ کیا تھا۔

آپؐ فرماتے ہیں۔

''گناہ کے لئے یہ بات کافی ہے کہ انسان سنی سنائی بات بیان کرنے لگے۔''

(سنن ابی داؤد کتاب الادب باب التشدید فی الکذب)

ایک اور موقعہ پر پیارے آقا حضرت محمد ﷺ فرماتے ہیں۔

''نہیں ہے سنی سنائی بات خود دیکھنے کی طرح''

(مسند احمد بن حنبل)

آج کے دور کے حکم وعدل سیدنا حضرت مسیح موعود نے اور آپ کے خلفاء نے بھی جا بجا افواہوں کے مہلک اثرات سے مطلع فرمایا ہے اور جماعت کو جھوٹ جو تمام برائیوں کی جڑ اور اصل ہے سے دور رہنے کی بار بار تلقین فرمائی ہے۔

حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے۔

''انسان صدیق نہیں کہلا سکتا جب تک جھوٹ کے تمام شعبوں سے پرہیز نہ کرے''

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 99)

پھر افواہ کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا۔

بدکاری فسق وفجور سب گناہ ہیں۔ مگر یہ ضرور دیکھا جاتا ہے کہ شیطان نے جو یہ جال پھینکا ہے اس سے بجز خدا کے فضل کے کوئی نہیں بچ سکتا بعض وقت یونہی جھوٹ بول دیتا ہے مثلاً بازیگرے نے دس ہاتھ چھلانگ ماری ہو تو محض دوسروں کو خوش کرنے کے لئے یہ بیان کر دیتا ہے کہ چالیس ہاتھ کی ماری ہے۔ اس قسم کی شرارتیں شیطان نے پھیلا رکھی ہیں اس لئے چاہئے کہ تمہاری زبانیں تمہارے قابو میں ہوں۔ ہر قسم کے لغو اور فضول باتوں سے پرہیز کرنے والی ہوں۔ جھوٹ اس قدر عام ہو رہا ہے کہ جس کی کوئی حد نہیں۔ درویش، مولوی، قصہ گو، واعظ اپنے بیانات کو سجانے کے لئے خدا سے نہ ڈر کر جھوٹ بول دیتے ہیں اور اس قسم کے اور بہت سے گناہ ہیں جو ملک میں کثرت کے ساتھ پھیلے ہوئے ہیں۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 265-266)

درج بالا آیات کی تفسیر میں آپ فرماتے ہیں۔

1۔ طریق تقویٰ یہ ہے کہ جب تک فراست کاملہ اور بصیرت صحیحہ حاصل نہ ہو تب تک کسی چیز کے ثبوت یا عدم ثبوت کی نسبت حکم نافذ نہ کیا جاوے۔

(الحق لدھیانہ از روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 19)

2۔ بدظنی اور بدگمانی میں حد سے زیادہ مت بڑھو ایسا نہ ہو کہ تم اپنی باتوں سے پکڑے جاؤ۔

(ازالہ اوہام۔ از روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 104)

3۔ "تم قال اللہ اور قال الرسولؐ پر عمل کرو اور ایسی باتیں زبان پر نہ لاؤ جن کا تمہیں علم نہیں"

(تفسیر حضرت مسیح موعود جلد 3 صفحہ 64)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے درج بالا آیات کی تفسیر میں فرمایا۔

قرآن اس طریق کو منع کرتا ہے کہ ہر ایک امن یا خوف کی بات کو سوائے عظیم الشان انسان کے کسی اور تک پہنچایا جاوے ...... جیسے معاشرت سے ناواقف ہیں ایسے ہی امن کی راہ سے۔

(حقائق الفرقان جلد 2 صفحہ 47)

پھر فرمایا۔

لَا تَقْفُ کے معنے ہیں لَا تَقُلْ جو صحابہؓ و تابعین سے ثابت ہیں۔ جس چیز کا علم نہ ہو وہ منہ سے نہ نکالو۔ آج کل ایسی بے باکی بڑھ رہی ہے کہ پالیٹکس اور اکانومی کے معنے تک نہیں جانتے اور اپنے اخبار اس کے لئے وقف کرنے پر بیٹھے ہیں۔

(حقائق الفرقان جلد 2 صفحہ 535)

حضرت مصلح موعود افواہ کے مہلک اثرات اور برائی کی تشہیر سے منع کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''ہماری شریعت نے عیوب کا عام تذکرہ ممنوع قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ جو اولی الامر ہیں ان تک بات پہنچا دو اور خود خاموش رہو۔ اگر ایسا نہ کیا جائے اور ہر شخص کو یہ اجازت ہو کہ وہ دوسرے کا جو عیب بھی سنے اسے بیان کرتا پھرے۔ تو اس کے نتیجہ میں قلوب میں سے بدی کا احساس مٹ جاتا ہے اور برائی پر دلیری

پیدا ہو جاتی ہے۔ پس...... نے بدی کی اس جڑ کو مٹایا اور حکم دیا کہ تمہیں جب کوئی برائی معلوم ہو تو اولی الامر کے پاس معاملہ پہنچاؤ جو سزا دینے کا بھی اختیار رکھتے ہیں اور تربیت نفوس اور اصلاح قلوب کے لئے اور تدابیر بھی اختیار کر سکتے ہیں۔ اس طرح بدی کی تشہیر نہیں ہوگی۔ قوم کا کیریکٹر محفوظ رہے گا اور لوگوں کی اصلاح بھی ہو جائے گی پس یاد رکھو کہ نیکی کی تشہیر اور بدی کا اخفاء یہ کوئی معمولی بات نہیں۔ بلکہ قومیں اس سے بنتی اور قومیں اس کی خلاف ورزی سے بگڑتی ہیں۔ جتنا تم اس بات کا زیادہ ذکر کرو گے کہ فلاں اتنی قربانی کرتا ہے فلاں اس طرح نمازیں پڑھتا ہے فلاں اس اہتمام سے روزے رکھتا ہے اتنا ہی لوگوں کے دلوں میں دین کے لئے قربانی کرنے اور نمازیں پڑھنے اور روزے رکھنے کی خواہش پیدا ہوگی اور جتنی تم اس بات کو شہرت دو گے کہ لوگ جھوٹ بولتے ہیں وہ خیانت کرتے ہیں وہ چوری کرتے ہیں وہ ظلم کرتے ہیں اتنا ہی لوگوں کے دلوں میں ان بدیوں کی طرف رغبت پیدا ہوگی اسی لئے قرآن نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ جب تم کسی کی نیکی دیکھو تو اسے خوب پھیلاؤ۔ اور جب کسی کی بدی دیکھو اس پر پردہ ڈالو۔ ایک بلی بھی جب پاخانہ کرتی ہے تو اس پر مٹی ڈال دیتی ہے۔ پھر انسان کے لئے کس قدر ضروری ہے کہ وہ بدی کی تشہیر نہ کرے بلکہ اس پر پردہ ڈالے اور اس کے ذکر سے اپنے آپ کو روکے۔ اگر اس ذکر سے اپنے آپ کو نہیں روکا جائے گا تو متعدی امراض کی طرح وہ بدی قوم کے دوسرے افراد میں بھی سرائت کر جائے گی اور خود اس کا خاندان تو لازماً اس میں مبتلا ہو جائے گا۔ کیونکہ انسان کا قاعدہ ہے کہ جو چیز کثرت سے اس کے سامنے آئے وہ اس کی نظر میں حقیر ہو جاتی ہے اور جس بات کے متعلق یہ عام چرچا ہو کہ لوگ کثرت سے کرتے ہیں وہ بالکل معمولی سمجھی جاتی ہے۔ اس اصول کے ماتحت جو بات لوگوں میں عام طور پر پھیلائی جائے اس کا لوگوں پر یہ اثر پڑتا ہے کہ معمولی بات ہے اور جب اس قسم کے الزام کثرت سے لگائے جائیں اور لوگ ان کے پھیلانے میں کسی کی عزت کی پرواہ نہ کریں تو لازماً وہ ان باتوں کو معمولی سمجھیں گے اور جب معمولی سمجھیں گے تو ان کا ارتکاب بھی ان کے لئے معمولی بات ہوگی۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم ایسا کرو گے اور اس قسم کی افواہوں کو نہیں روکو گے تو تمہاری قوم ان کو معمولی سمجھنے لگے گی اور جب بھی معمولی سمجھے گی تو اس کا ارتکاب بھی کثرت سے کرے گی۔ اس لئے ایسی باتوں کو پھیلنے ہی نہ دو۔ اسی نکتہ کی طرف رسول کریم ﷺ نے بھی ان الفاظ میں توجہ دلائی ہے کہ مَنْ قَالَ هَلَکَ الْقَوْمُ فَهُوَ اَهْلَکَهُمْ یعنی جس شخص نے یہ اعلان کرنا شروع کر دیا کہ ہماری قوم تباہ ہوگئی وہ اپنی قوم کو تباہ کرنے والا ہے۔''

(تفسیر کبیر جلد 6 صفحہ 277-276)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اسی حوالہ سے نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''ایمان کا ایک تقاضا یہ ہے کہ قول سدید ہو سچی اور سیدھی بات ہو پھر فرمایا کہ ایمان کا ایک اور تقاضا یہ ہے .... (الحجرات: 12) کسی کو حقارت کی نگاہ سے نہیں دیکھنا۔ تمسخر نہیں کرنا۔ ایمان کا ایک اور تقاضا یہ بتایا کہ (الحجرات: 13) بدظنی سے بچتے رہنا۔ ایک اور ایمان کا تقاضا یہ بتایا کہ........... (الصّف: 3) نمائش کرنے والے اپنی طرف ایسی نیک باتیں بھی منسوب کر دیا کرتے ہیں جو حقیقتاً ان کا حصہ نہیں ہیں اس لئے ہمیشہ پرہیز کرنا چاہئے۔

(خطبات ناصر جلد 2 صفحہ 285)

جب افواہوں کا ذکر چل نکلتا ہے تو افواہ سازی کا بھی محاورہ زبان پر آتا ہے کیونکہ بے اصل۔ حقیقت سے دُور مَن گھڑت اور جھوٹی باتیں کرنا ایک ایسی عادت ہے کہ اگر کسی انسان کے اندر راسخ ہو جائے تو اسے افواہیں بنانے کی فیکٹری کا نام دیا جا سکتا ہے جسے افواہ سازی کہنا چاہئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع (خطبہ جمعہ 14 راگست 1992ء میں) اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

'' روزمرہ کے جھوٹ ہیں جو گھروں میں چل رہے ہیں گھروں میں جھوٹ کی فیکٹریاں اور کارخانے لگے ہوئے ہیں پس معاشرے کو جھوٹ سے پاک کریں کیونکہ جھوٹ کے بغیر نہ تو ہم موحد بن سکتے ہیں نہ توحید کی تعلیم دے سکتے ہیں۔''

(الفضل 21 ستمبر 1992ء)

ہمارے موجودہ امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے بہت واضح الفاظ میں اس معاشرتی برائی کے معاشرہ پر بداثرات کا ذکر فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

ہمیں واضح حکم ہے کہ جو باتیں معاشرے میں بگاڑ پیدا کرنے والی ہوں یا بگاڑ پیدا کرنے کا باعث ہو سکتی ہوں۔ ان کی تشہیر نہیں کرنی، ان کو پھیلانا نہیں ہے۔ (خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 833)

پھر آپ نے ایک موقعہ پر معاشرہ میں بسنے والے بھائیوں کے جذبات کو مدنظر رکھنے کی نصیحت فرمائی۔ جس میں بے مقصد اور بے تکی باتوں سے آپ نے روکا۔

آپ نے فرمایا۔

زبان ایک ایسی چیز ہے جس کی وجہ سے محبتیں بھی پنپتی ہیں اور قتل و غارت بھی ہوتی ہے۔ اس کا صحیح استعمال بھی انتہائی ضروری ہے۔ آنحضرت ﷺ نے کسی شخص کے سوال پر دین حق کی یہ خوبی بیان فرمائی کہ وہ لایعنی باتوں کو چھوڑ دے۔ بلا مقصد کی بے تکی باتوں کو چھوڑ دے۔ ایسی باتوں کو چھوڑ دے جن سے دوسروں کے لئے تکلیف کا باعث بنیں۔

(خطبہ جمعہ 21 راپریل 2006ء از مشعل راہ جلد 5 حصہ 3 صفحہ 226)

افواہ سازی کے نقصانات

افواہوں اور دل سے گھڑ کر خبریں تیار کرنے کا ایک اور پہلو سے بھی جائزہ لینا ضروری ہے اور وہ یہ کہ افواہیں اور بے بنیاد خبریں بسا اوقات معاشرے کے مختلف طبقات کے درمیان نفرتیں پھیلانے کا ذریعہ بنتی ہیں۔ رنجشیں پیدا ہوتی اور نوبت لڑائی جھگڑوں تک پہنچتی ہے اور بسا اوقات نتیجہ قتل و غارت کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔

اس لئے ہم سب پر لازم ہے کہ اگر اسی قسم کی غیر مصدقہ خبر یا افواہ ہم میں سے کسی تک پہنچے تو بلاوجہ سنی سنائی بات اور بلا تحقیق و تصدیق اس خبر کو آگے لوگوں تک پہنچا کر اس جرم میں ہرگز شریک نہ ہوں جس سے معاشرہ میں بے چینی اور فتنہ و فساد پیدا ہو کیونکہ قرآنی ارشاد کے مطابق ''فتنہ قتل سے بھی زیادہ بڑا جرم ہے''

(البقرہ: 192)

''چونکہ جھوٹ ایسی برائی ہے جو سب برائیوں کی جڑ ہے۔'' (حضرت خلیفۃ المسیح الخامس)

اس لئے افواہ سازی کا دوسرا بڑا نقصان یہ ہے کہ ایک بے بنیاد من گھڑت اور بے اصل خبر کو پھیلانے سے بہت سے اور گناہوں کا باب کھلتا ہے جیسے غیبت کرنا۔ تہمت لگانا۔ امانت میں خیانت کرنا۔ لوگوں کی کردار کشی۔ لوگوں کو حقیر و ذلیل جاننا۔ استہزاء، تجسس عیب جوئی، بدظنی اور سب سے بڑھ کر جھوٹ بولنا۔ یہ ایسے افعال شنیعہ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ ہرگز پسند نہیں کرتا کیونکہ ان تمام کا تعلق جھوٹ ہی کے قبیل سے ہے۔ نیز صلح، عدل، امر بالمعروف، نہی عن المنکر سے انسان دور چلا جاتا ہے۔

ایک وقت تھا کہ جھوٹ کو نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ بالخصوص حکومتوں میں اور صحافت میں مگر آج کل نشر و اشاعت کے ادارے ہر سنی سنائی خبر کو بغیر تصدیق و تحقیق کے شائع کر کے ماحول میں بے چینی کو پروان چڑھائے رکھتے ہیں اور اس سیاست دان کو بڑا اور کامیاب سیاست دان سمجھا جاتا ہے جو سب سے بڑا جھوٹا ہے۔

ایک وقت تھا کہ ایک دن سال میں اپریل فول کے نام سے موسوم کر کے افواہیں پھیلائی جاتی تھیں مگر آج تو روز ہی اپریل فول منایا جاتا ہے اور روزانہ ہی بے پر کی اڑا کر، پھبتیاں کس کر معاشرے کو ہلکان کیا جاتا ہے۔

اپریل فول کے بارے میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

'' دیکھو اپریل فول کیسی بری رسم ہے کہ ناحق جھوٹ بولنا اس میں تہذیب کی بات سمجھی جاتی ہے۔''

(نور القرآن نمبر 2 روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 408)

جیسا کہ اوپر لکھا جا چکا ہے کہ افواہیں معاشرہ میں جھوٹ اور بے اعتمادی ہی کو فروغ نہیں دیتیں بلکہ یہ معاشرتی انتشار اور ذہنی ناآسودگی کو بھی پروان چڑھاتی ہے۔ اس حوالے سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک اقتباس پیش کر کے مضمون کو ختم کرتا ہوں۔

''پس آپ جو نوجوان ہیں ہمیشہ یاد رکھیں کہ ذرا سی بھی غلط بیانی اگر خود کرتے ہیں یا جن کے چھوٹے بچے ہیں وہ اپنے بچوں کے سامنے کریں گے تو جھوٹ سکھانے والے بن جائیں گے۔ پھر ایک بیماری ہے، زبان کے چسکے کے لئے مزے لینے کے لئے ہر سنی سنائی بات مجلسوں میں یا اپنے دوستوں میں بیان کرنے لگ جاتے ہیں کہ فلاں شخص نے یہ بات کی تھی فلاں عہدیدار نے یہ بات کی تھی اور اس کی اور فلاں قائد کی یا مہتمم کی یا فلاں ریجنل امیر کی بڑی آجکل ٹھنی رہتی ہے۔ حالانکہ بات کچھ بھی نہیں ہوتی سوائے اس کے کہ اس سے فتنہ پیدا ہو کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ دوسرے شخص کی یا اشخاص کی جن کے متعلق باتیں کی جا رہی ہیں صرف بدنامی ہو رہی ہوتی ہے۔ اس بیہودگی کو روکنے کیلئے آنحضرتؐ نے فرمایا کہ کسی انسان کے جھوٹا ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات لوگوں میں بیان کرتا پھرے۔ پھر ایک بیماری ہے کسی بات کو دو آدمیوں کے درمیان اس طرح بیان کرنا جس سے دو مومنوں کے درمیان رنجش پیدا ہو یا پیدا ہونے کا خطرہ ہو اور کئی دفعہ ایسے واقعات ہوتے ہیں جس سے ایک شخص اپنی بدفطرتی کی وجہ سے دو خاندانوں میں پھوٹ ڈال دیتا ہے، فتنہ پیدا کر دیتا ہے۔ پہلے کہا جاتا تھا کہ عورتیں ایسی باتیں کرتی ہیں لیکن اب تو مردوں میں بھی یہ بیہودگی اور لغویات پیدا ہو چکی ہیں۔ بعض میں تو بہت زیادہ۔ جس سے دو خاندانوں کے تعلقات ختم ہو جاتے ہیں۔ لیکن اب تو اس حد تک یہ بڑھ چکی ہے کہ بعض دفعہ فکر پیدا ہو جاتی ہے۔ میاں بیوی میں پھوٹ ڈال دی جاتی ہے۔ تو ایسے فتنہ پیدا کرنے والے شخص کے بارے میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا'' وہ آدمی بدترین ہے جس کے دو منہ ہوں'' یعنی ایک کے پاس جا کے کوئی بات کی دوسرے کے پاس جا کے کچھ بات کی تا کہ فتنہ پیدا ہو۔ اور بڑا منافق اور چغل خور ہے ایسا شخص پس ہمیشہ ایسی باتوں سے بچنا چاہئے۔ یہ عمر ہے بچوں کی بھی، نوجوانوں کی بھی، جو جوانی میں داخل ہو رہے ہیں ان کی بھی اور جو نوجوان ہیں ابھی ان کی بھی کہ اس عمر میں اپنے آپ کو جتنی عادت ڈال لیں گے برائیوں سے بچنے کی اتنی زیادہ اصلاح کی طرف قدم بڑھتا چلا جائے گا۔''

(خطاب سالانہ اجتماع جرمنی 11 جون 2006ء از مشعل راہ جلد 5 حصہ 4 صفحہ 55-54)

دونوں پسند ہیں

حضرت ماسٹر احمد حسین صاحب فرید آبادی بیان کرتے ہیں۔

''سردی کا موسم تھا حضرت مسیح موعود کے پاس ڈاکیا خط لایا اور کہنے لگا مجھے سردی لگتی ہے آپ مجھے اپنا کوٹ دے دیں۔ حضرت مسیح موعود اسی وقت اندر گئے اور دو گرم کوٹ لے آئے اور کہنے لگے جو پسند ہے لے لو۔ اس نے کہا مجھے دونوں پسند ہیں تو آپ نے دونوں ہی دے دیئے۔''

(شمائل احمد ص 63)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تحریک جدید کی عظمت کا تقاضا

❁ تحریک جدید کے متعلق حضرت مصلح موعود کا ارشاد ہے کہ ''اس میں اخلاص سے حصہ لینے والوں کو اللہ تعالیٰ اپنے قرب کا مقام عطا فرمائے گا۔''

(بحوالہ انیس سالہ کتاب صفحہ 21)

تحریک جدید کی عظمت کے پیش نظر اخلاص سے کام کرنے کی طرف جو حضور نے توجہ دلائی ہے اور اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کے قرب کا انعام بیان فرمایا ہے یہ صورتحال متقاضی ہے کہ اس کی خاطر پورے جوش وخروش سے کام کیا جائے۔ جیسا کہ حضرت مصلح موعود ایک اور ارشاد میں فرماتے ہیں۔

''میں جماعت کو پھر توجہ دلاتا ہوں کہ تحریک جدید تمہیں اس وقت تک کامیاب نہیں کر سکتی جب تک رات دن ایک کر کے کام نہ کرو اپنی راتوں اور دنوں پر قبضہ نہ کرو اور ایسی عادت نہ ڈال لو جس کام کو اختیار کرو اس طرح کرو جس طرح ہمارے ملک میں کہتے ہیں تخت یا تختہ۔''

(مطالبات صفحہ 179)

اب جبکہ ہمارے محبوب امام کی طرف سے اعلان سال رواں پر 9 ماہ گزر چکے ہیں بقیہ سال میں عہدیداران حضرت مصلح موعود کے مذکورہ بالا ارشاد کی روشنی میں کامیابی کے حصول کیلئے رات دن ایک کر کے سال رواں کو بھی بفضل خدا ایمان افروز نتائج سے مالا مال کر دیں اور اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کے قرب کا مقام حاصل کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

نمایاں کامیابی

❁ مکرم شمیم پرویز صاحب نائب وکیل وقف نو تحریر کرتے ہیں۔

عمر احمد یحییٰ واقف نو ابن مکرم رانا فاروق احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ نے امسال ایف۔اے کے امتحان میں 926/1100 نمبر حاصل کئے ہیں اور فیصل آباد بورڈ میں آرٹس گروپ میں دوم پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی عزیزم موصوف کیلئے مبارک فرمائے آئندہ مزید ترقیات عطا فرمائے۔ آمین

دیگر تمام واقفین نو کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں اللہ کرے کہ تمام واقفین نو خلیفہ وقت کی توقعات کے عین مطابق اعلیٰ تعلیم کے زیور سے آراستہ ہو کر جماعت کیلئے بہترین اور مفید وجود بنیں۔ آمین

ولادت

❁ مکرم مصباح الدین محمود صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بھائی مکرم برہان الدین احمد محمود صاحب مربی سلسلہ پنڈ بیگو وال ضلع اسلام آباد کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے 8 جون 2009ء کو ایک بیٹی کے بعد بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت نومولود کا نام نور الدین احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم شریف احمد صاحب راجوری کا پوتا اور مکرم مسعود احمد صاحب کا نواسہ ہے نیز حضرت قاضی محمد اکبر صاحب رفیق سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود کی نسل سے ہے اور وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک، باعمر، خلافت احمدیہ کا سلطان نصیر اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

ولادت

❁ مکرم عنایت اللہ صاحب گولیکی دارالرحمت غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے مکرم چوہدری ہدایت اللہ جاوید صاحب کینیڈا کو خدا تعالیٰ نے دو واقف نو بیٹیوں کے بعد مورخہ 13 جولائی 2009ء کو تیسری بیٹی عطا کی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نومولودہ کو وقف نو میں قبول فرمایا ہے۔ اور عطیۃ المالک نام عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نیک، صحت والی اور خدمت دین کرنے والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

میڈیکل اور ڈینٹل کالجز میں انٹری ٹیسٹ

❁ پنجاب کے میڈیکل اور ڈینٹل ادارہ جات میں داخلہ کیلئے 27 ستمبر 2009ء کو انٹری ٹیسٹ منعقد ہو رہا ہے جس کے لئے پراسپکٹس اور درخواست فارم 20 تا 26/اگست 2009ء حکومتی میڈیکل کالجز سے دستیاب ہیں۔ درخواست فارم مورخہ 27/اگست تا یکم ستمبر 2009ء متعلقہ میڈیکل کالج میں جمع کروائے جا سکتے ہیں نیز درخواست فارم کی وصولی کا دکھا کر Admittance Card مورخہ 14 تا 18 ستمبر 2009ء حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ اس سلسلہ میں مزید معلومات درج ذیل فون نمبرز سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

042-9231304-9 UAN-111-3333-66

(نظارت تعلیم)

نکاح

❁ مکرم ناصر احمد محمود صاحب ناروے تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی مکرمہ عالیہ محمود صاحبہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم یحییٰ وسیم قریشی صاحب ابن مکرم وسیم احمد قریشی صاحب نارتھ کراچی مبلغ پچاس ہزار نارویجن کرونا مکرم مولانا محمد الدین ناز صاحب ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی نے مورخہ 4/اگست 2009ء کو بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں کیا۔ مکرمہ عالیہ محمود صاحبہ مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب اسلم واقف زندگی کی پوتی، مکرم بشارت احمد صاحب آف دارالیمن حال سرگودھا کی نواسی اور حضرت مولوی فضل الدین صاحب آف مانگٹ اونچے رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہیں۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

❁ مکرم عبد الکبیر قمر صاحب مربی سلسلہ اطلاع دیتے ہیں۔

خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ قدسیہ کریم صاحبہ سیکرٹری ناصرات ضلع لاہور کے نکاح کا اعلان مکرم شہزاد احمد صاحب ابن مکرم محمد یوسف صاحب ربوہ کے ساتھ مورخہ 16 مئی 2009ء کو محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے بعد نماز ظہر بیت مبارک ربوہ میں مبلغ ساٹھ ہزار روپے حق مہر پر کیا۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ آمین

قوموں کی اصلاح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں کہ

''قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی'' الفضل کا باقاعدگی سے مطالعہ بھی نوجوانوں کی اصلاح کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ نوجوانوں کو اس کے مطالعہ کی عادت ڈالئے اور قوموں کی اصلاح کا سامان کیجئے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

کوالٹی جیولری میں با اعتماد نام
رحیم جیولرز
نور مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ 047-6215045

محقق اور ماہر معاشیات
غلام علی الانا

جناب غلام علی الانا پاکستان کے مشہور شاعر، محقق اور ماہر معاشیات تھے۔ وہ 22/اگست 1906ء کو کراچی میں پیدا ہوئے۔ سینٹ پیٹرکس ہائی سکول، ڈی جے سائنس کالج اور فرگوسن کالج پونا میں تعلیم حاصل کی۔

جناب جی الانا کم عمری ہی سے سیاست میں حصہ لینے لگے تھے۔ وہ بیس سال تک کراچی میونسپل کارپوریشن کے رکن رہے۔ انہوں نے تحریک پاکستان میں بھی فعال حصہ لیا اور 1942ء میں سندھ مسلم لیگ کے سیکرٹری جنرل منتخب ہوئے۔

قیام پاکستان کے بعد وہ 1948ء میں کراچی میونسپل کارپوریشن کے میئر منتخب ہوئے۔ انہوں نے فیڈریشن آف چیمبرز اینڈ انڈسٹری کی تشکیل میں بھی نمایاں کردار ادا کیا اور کئی سال تک اس کے صدر رہے۔ 1954ء سے 1958ء تک مغربی پاکستان اسمبلی کے رکن رہے۔ انہوں نے تقریباً ایک سو بین الاقوامی کانفرنسوں میں پاکستان کی نمائندگی کی اور کچھ عرصے تک اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں پاکستان کے وفد کی قیادت بھی کی۔ 1974ء سے 1979ء تک اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے کمیشن میں پاکستان کی نمائندگی بھی کی اور اس کے چیئرمین بھی رہے۔

جناب جی الانا شاعر اور مصنف کے طور پر بھی بین الاقوامی شہرت کے حامل تھے۔ وہ انگریزی زبان میں شاعری کرتے تھے۔ ان کی شاعری کا اردو، بنگالی، سندھی، گجراتی اور یورپی زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ ان کی تصانیف میں ان کا سفر نامہ دیس بدیس قائداعظم کی سوانح، قائداعظم، سٹوری آف اے نیشن جس کا ترجمہ قائداعظم ایک قوم کی داستان کے نام سے ہو چکا ہے۔ تحریک پاکستان کی تاریخی دستاویزات Our Freedom Fighters محبت کی مشرقی داستانیں اور شاہ عنایت، شاہ عبداللطیف بھٹائی اور سچل سرمست کے کلام کا انگریزی ترجمہ شامل ہے۔ جناب جی الانا نے 8 مارچ 1985ء کو وفات پائی۔

عزت والا اجر

❁ غریب اور مستحق دل کے مریضوں کی مالی معاونت کے لئے ''نادار مریضان'' کے نام سے ایک مد قائم ہے۔ احباب جماعت اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

''کون ہے جو اللہ کو قرضہ حسنہ دے پس وہ اسے اس کے لئے بڑھا دے اور اس کے لئے ایک بڑی عزت والا اجر ہے'' (الحدید: 12)

(ایڈمنسٹریٹر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ)

خبریں

شمالی وزیرستان میں میزائل حملہ شمالی وزیرستان میں میران شاہ کے قریب ڈانڈے درپہ خیل میں ایک میزائل حملے میں خواتین اور بچوں سمیت 12/افراد ہلاک ہو گئے جبکہ درجنوں زخمی ہوئے۔ ہلاک و زخمی ہونے والے تمام افراد افغانی ہیں۔ حملے میں پانچ گھر مکمل طور پر تباہ ہو گئے۔

راولپنڈی پولیس چوکی پر بم دھماکہ راولپنڈی میں پولیس چوکی پر بم دھماکہ ہوا ہے جس میں 4اہلکار اور 3 شہری زخمی ہو گئے۔

پٹرولیم مصنوعات پر جی ایس ٹی بلا جواز ہے چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری نے کہا ہے کہ پٹرولیم مصنوعات پر 16 فیصد جی ایس ٹی کی وصولی بلا جواز ہے حکومت یہ بھی بتائے کہ قیمتوں میں خاموشی سے اضافہ کیوں کیا گیا۔ انہوں نے یہ ریمارکس پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں اضافے کے حوالے سے دائر درخواستوں کی سماعت کے دوران دیئے۔ انہوں نے کہا کہ پہلے سے نافذ ٹیکس پر مزید ٹیکس لگانے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

پاکستان نے جدید ڈرون طیاروں فالکو کی تیاری شروع کر دی پاکستان نے لڑاکا طیاروں کی تیاری کے باضابطہ آغاز کے بعد جدید حربی یو اے وی ''بغیر پائلٹ طیارے'' کی مقامی طور پر تیاری شروع کر دی ہے۔ فالکو کے نام سے یو اے وی کامرہ پی اے سی میں تیار کیا جائے گا۔ جو سپلیکس گلیلیو اٹلی نے ڈیزائن کیا ہے اور پاکستان ایروناٹیکل کمپلیکس کامرہ مشترکہ طور پر تیار کریں گے۔ فالکو کو فضائی نگرانی اور جاسوسی کیلئے استعمال کیا جائے گا۔

ربوہ سمیت پنجاب کے اکثر علاقوں میں موسلا دھار بارش ربوہ سمیت پنجاب کے اکثر علاقوں میں موسلا دھار بارش ہوئی۔ بجلی کی لوڈشیڈنگ اور شدید گرمی میں موسم کا خوشگوار ہونا خوش آئندہ ہے۔ حالیہ موسلا دھار بارش سے ربوہ اور گردونواح میں گرمی کا زور کم ہوا ہے۔

بھارتی بحریہ نے شمالی کوریا کا جہاز حراست میں لے لیا بھارتی بحریہ نے سمندری حدود کی خلاف ورزی کرنے پر شمالی کوریا کے کارگو جہاز کو حراست میں لے لیا ہے۔ بھارتی بحریہ کے سربراہ ایڈمرل سریش مہتا نے میڈیا کو بتایا کہ شمالی کوریا کے بحری جہاز ایم وی سان کے بھارتی حدود میں داخل ہونے کا کوئی جواز نہیں ہے۔ انہوں نے الزام عائد کرتے ہوئے کہا کہ بحری جہاز ایٹمی پرزے لے کر آرہا تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ جہاز کی بھارتی سمندری حدود میں داخل ہونے کی مزید تفتیش جاری ہے۔

ع۔ناصر

مکرم چوہدری محمد یعقوب صاحب کا ذکر خیر

محترم چوہدری محمد یعقوب صاحب میرے سسر یکم جنوری 1925ء کو پیدا ہوئے اور 21 جنوری 2009ء کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ ابا جان میرے سسر تھے لیکن باپ جیسے شفیق اور دوستوں جیسے غمگسار تھے۔ شادی سے لے کر وفات تک مجھے ان کا ساتھ سولہ سال ہی ملے لیکن میں ان کی بہت سی دعاؤں اور محبتوں کی مورد بنی۔ ابا جان جوانی کی عمر سے ہی پانچ وقت کے نمازی اور تہجد گزار تھے اور لمبا عرصہ شاہدرہ فیکٹری ایریا کے صدر رہے۔ اس طرح جماعت کی خدمت بھی لمبا عرصہ کی۔

آپ شاہدرہ کالج کے پرنسپل ریٹائر ہوئے آپ بہت نفاست پسند ذہین اور ملنسار انسان تھے آپ کے شاگرد ہمیشہ آپ سے بہت مؤدبانہ گفتگو کرتے اور آپ کی بہت تعریف کرتے۔

ابا جان کو بچپن ہی سے قرآن کریم کی تلاوت کی عادت تھی اور میں نے انہیں کبھی کسی بھی حالت میں نماز ترک یا قضاء کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ آپ دین کا بغور مطالعہ کرتے بلکہ جب میں نے حضرت مسیح موعود کی کتب کا مطالعہ شروع کیا تو ہر موقع پر آپ نے میری راہنمائی کی اور کھلے ذہن سے باتوں کو سمجھا اور سمجھایا۔ بچوں سے بہت محبت کرتے تھے ہر وقت بچوں کے لئے ان کے پاس کوئی نہ کوئی چیز ضرور ہوتی خاص طور پر میری بیٹی نے دادا کی بھرپور محبت قربت اور شفقت لی اور بہت سی دعاؤں کی مالک بنی۔

ابا جان زندگی میں ہمیشہ پُر امید رہے۔ اچھے سے اچھا علاج کروانے کے قائل تھے۔ ایک دفعہ بائی پاس کے لئے انگلینڈ بھی گئے اور اللہ کے فضل سے صحت یاب ہو کر لوٹے۔ لیکن وفات سے قبل آخری پندرہ منٹ میں انہوں نے ڈاکٹرز کو فارغ کر دیا تھا کہ کوئی دوائی نہ دی جائے اور اب میں جا رہا ہوں اور مجھے آرام سے نماز پڑھنے دو اور تہجد کی نماز شروع کی لیکن الحمد شریف تک ہی پہنچے تھے کہ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

ابا جان نے زندگی میں پوری کوشش کی کہ کسی کو تکلیف نہ دوں اور ہمیشہ یہی کہتے اور دعا کرتے کہ اللہ تعالیٰ محتاجی کی زندگی سے بچائے اور اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول کی اور دو دن کے اندر ہی اپنے پاس بلا لیا۔ دروازے پر آنے والے کسی فقیر کو کبھی خالی ہاتھ نہیں لوٹایا اور ہمیشہ یہی نصیحت کی کہ اللہ تعالیٰ نے اگر دیا ہے تو اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔ ہمیشہ کثرت سے چندے ادا کئے۔ آپ موصی تھے اور وصیت کا سارا حساب اللہ کے فضل سے صاف تھا اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہیں۔ آپ نے اپنے پیچھے ایک بیوہ چار بیٹے مکرم محمد منیر صاحب امریکہ، مکرم محمد عبدالقدیر صاحب فلوریڈا، مکرم محمد نصیر ضیاء صاحب کینیڈا اور میرے شوہر مکرم مبارک احمد ناصر صاحب لاہور چھوڑے ہیں۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے ابا جان کے آخری ایام میں ان کے ساتھ رہنے کا موقع دیا اور بہت سی دعاؤں کا مالک بنایا۔ ابا جان نے اولاد کی تربیت میں کسی قسم کی کوئی کمی نہیں آنے دی۔ بلکہ دین کے ساتھ اعلیٰ دنیاوی تعلیم بھی بچوں کو دلوائی۔ اللہ تعالیٰ ابا جان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور صحیح معنوں میں بہشتی مقبرے کا حقدار ٹھہرائے اور ہمارے دل جوان کی یاد میں تڑپتے ہیں انہیں صبر اور قرار دے اور ان کی نیکیوں کو آگے پھیلانے والا بنائے۔ آمین ثم آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 22۔اگست

طلوع فجر	5:10
طلوع آفتاب	6:35
زوال آفتاب	1:11
غروب آفتاب	7:47

اطلاع عام

ہماری مشہور و معروف دوا ''حبوب مفید اٹھرا'' کی نقل تیار کر کے بیچی جا رہی ہے اس لئے احباب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ خریدنے سے پہلے اچھی طرح تسلی کر لیا کریں۔ بہتر ہوگا کہ ہم سے خریدیں یا ہمارے مقرر کردہ سٹاکسٹ سے خرید فرمائیں۔

مینیجر ناصر دواخانہ رجسٹرڈ، گولبازار، ربوہ 047-6211434 6212434

خوشخبری مغل بینکوئیٹ ہال ٹینٹ سروس کی سہولت بھی دستیاب ہے

ربوہ کا جدید خوبصورت معیاری ائیر کنڈیشنر ہال جہاں آپ کو معیاری کھانوں اور معیاری سروس کی ضمانت دی جاتی ہے۔ تیز پکی پکائی دیگیں بھی آرڈر پر تیار کی جاتی ہیں۔

پروپرائٹر: محمد عظیم احمد مغل بینکوئیٹ ہال 3/1 فیکٹری ایریا ربوہ 047-6211412-0333-6716317

AHMAD MONEY CHANGER
We Deal in All Foreign Currencies
you are always Welcome to:
State Bank Licence No.11
PREMIER EXCHANGE CO.'B' PVT. LTD.
Chief Exective: Basharat Ahmad Sheikh
Head Office: B-1 Raheem Complex, Main Market, Gulberg II, Lahore. Tel#:5757230, 5713728, 5752796, 5713421, 5750480
Fax#: 5760222 E-mail:amcgul@yahoo.com

سکن اور موٹاپے کا کامیاب علاج یو ایس اے نیچرل ادویات سے کیا جاتا ہے
ناصر ہومیو کلینک اینڈ سٹور
کالج روڈ ربوہ بالمقابل جدید پریس ربوہ
0300-7713148

LEARN German LANGUAGE
By
German Lady Teacher
صرف خواتین کے لیے
Contact #: 0302-7681425 & 047-6211298

غیر ضروری بالوں کا خاتمہ بغیر لیزر کے
ڈاکٹر عائشہ خان سکن سپیشلسٹ
کلینک بروز اتوار صبح 10:00 بجے سے ایک بجے تک
رابطہ نمبر 6213888 0300-9452971

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد، طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

Hoovers World Wide Express
کوریئر اینڈ کارگو سروس کی جانب سے ریٹس میں حیرت انگیز حد تک کمی دنیا بھر میں سامان بھجوانے کیلئے رابطہ کریں
جلسوں اور عیدین کے موقع پر خصوصی رعایتی پیکجز
تیز ترین سروس کم ترین ریٹس، پک کی سہولت موجود ہے
بلال احمد انصاری، صفیان احمد انصاری 0345-4866677 0333-6708024
بیسمنٹ 25۔ قیوم پلازہ ملتان روڈ چوبرجی لاہور 042-5054243 7418584
نزد احمد فیبرکس

FD-10